سمیع الحق

پیمانۂ دل چھلکتا ہے

● سنا ہے شیخ مجیب نے شراب پر پابندی لگادی،

حریف جنگ کے بعد اخلاق میدان میں بھی بازی لے گیا۔ رہی سیاست تو وہاں پارلیمانی نظام کا غلغلہ ہے اور یہاں مارشل لاء کی مدح سرائیاں اور جو مملکت جام شراب پر لٹادی گئی وہاں شراب کا دور دورہ نہ ہوگا تو کہاں ——

ع کس رو سے اپنے آپ کو کہتا ہے عشق باز۔

● اُدھر جنگ لڑ رہے تھے، اِدھر لاکھوں روپیہ ایک فاحشہ مغنیہ کے دوروں پر خرچ ہو رہا تھا اور ۱۹۶۵ء میں بھی تو اسے ہی تمغہ دیا گیا تھا۔ کاش! ہم جانتے کہ تقدیریں شمشیر و سناں سے بنتی ہیں، طاؤس و رباب کا ہر ساز و آواز تو کسی قوم کے خبر مرگ کا انتظار ہوتا ہے۔

● خلیفہ مستعصم کے شیعہ وزیر ابن علقمی نے کسی شیعہ سنی فساد پر ناراض ہو کر ہلاکو کے ہاتھوں پوری خلافت بغداد تباہ کروڈالی، معلوم نہیں ہمارے دور کے ابن علقمی یحییٰ خان رافضی نے کس کربلا کے انتقام میں پوری اسلامی مملکت برباد کرڈالی ہے یا پھر قدرت نے ہمیں ابن علقمی کی تاریخ دہرانے پر خود یہ سزا دی ہے۔

● یحییٰ خان کی رسوائیوں کے چرچے ہیں کوئی شریف خاتون تو کیا زنان بازاری بھی اس رسوائے عالم کو اپنی گلی میں جگہ نہیں دیتیں بے شک عزت و ذلت اللہ کے ہاتھ ہے لیکن چادر رحمت ذرا سرک جائے تو سب کچھ بیچ دکھائی دیتا ہے ——

● پشاور میں یحییٰ خان کے لٹے پٹے گھر میں صرف بار روم سلامت رہ گیا ہے۔ یہ ہے کسی عظیم اسلامی مملکت کے "امیر المومنین" کا اثاثہ اور کچھ شکستہ جام و سبو بھی جو "پسماندگان" کے کام آسکیں۔ کچھ ٹوٹی ہوئی مینائیں جو اس ساقی کو رو رہی ہیں جس کی گردش میں کل تک پیمانے نہیں بھرے میخانے لٹا کرتے تھے۔

ع بعد مرنے کے میرے گھر سے یہ ساماں نکلا۔

● نئی حکومت نے ایک وزارت خاندانی منصوبہ بندی کی بھی بنا رکھی ہے۔ قدرت کی اتنی بڑی منصوبہ بندی کے بعد کہ ہم گیارہ کروڑ کی بجائے پانچ کروڑ رہ گئے۔ کسی اور منصوبہ بندی کی ضرورت رہ گئی ہے۔ اور اگر خواہ مخواہ محسوس ہوتی ہے تو اسے بھی قدرت پر چھوڑ دیجئے اور انتظار کیجئے۔

● شہنشاہ ایران ہماری اشک شوئی کے لئے تشریف لائے۔ بعد از مرگ اس "ماتم عزا" میں شمولیت بھی لائق صد تشکر ہے کہ "جشن ایران" میں ہماری وارفتگیوں کا صلہ "شام غریباں" میں شریک ہو کر تو مل گیا مگر دل سے رہ رہ کر صدا اٹھتی ہے کہ ہوئے ہم جو مر کے رسوا ہوئے کیوں نہ غرق دریا —— نہ ماتم عزاداری کی ضرورت رہتی اور نہ جنازہ کو کندھا دینے کی۔